

صوبائی کل جماعتی مشاورتی اجلاس۔ خیبر پختونخواہ

خیبر پختونخواہ میں شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل اور مواقع۔
سیاسی جماعتوں کا کردار اور ذمہ داریاں

صوبائی نکل جماعتی کانفرنس

خیبر پختونخواہ میں شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل اور مواقع - سیاسی جماعتوں کا کردار اور ذمہ داریاں

پس منظر:

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ شعبہ تعلیم میں وہ نتائج حاصل نہیں ہو پارہے جو دور حاضر میں پائیدار ترقی کی منزل کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔ گرچہ اس مسئلہ کی گونا گوں وجوہات ہیں، مگر ایک بنیادی وجہ علمی اور تحقیقی اداروں کا ریاستی اداروں، سیاسی جماعتوں اور راہنماؤں سے گہرا ربط نہ ہونا ہے۔ شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل اور سیاسی عمل میں آج تک ایک موثر تعلق قائم نہیں ہو سکا۔ اس خلیج کے باعث پالیسی ساز عموماً ایسے فیصلے کرتے ہیں جو تکنیکی مسائل سے کما حقہ آگہی نہ ہونے کے باعث شعبہ تعلیم کے مسائل حل نہیں کر پاتے۔ پاکستان میں تعلیم کی فراہمی ہمیشہ سے ایک بڑا چیلنج رہی ہے۔ اگرچہ ماضی میں شعبہ تعلیم میں متعدد اصلاحات متعارف کروائی گئیں لیکن خاطر خواہ نتائج حاصل نہ ہو سکے۔ ان اصلاحات کے نتیجہ میں شعبہ تعلیم سے متعلق متعدد تکنیکی معاملات میں بہتری آئی لیکن معیاری تعلیم کی فراہمی کی منزل ابھی دور ہے۔ ان تلخ حقائق سے زیادہ قابل فکر یہ ہے کہ وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے مختص کردہ وسائل کی تقسیم اور موثر خرچ کرنے کا نظام نہایت کمزور ہے جس کے باعث سرکاری شعبہ میں تعلیم کے حوالے سے مسائل میں کمی واقع نہیں ہوئی۔

اٹھارویں آئینی ترمیم (آرٹیکل 25-A) کی رو سے 5-16 سال کی عمر کے بچوں کو تعلیم تک مفت اور لازمی رسائی بہم پہنچانا ریاست کی ذمہ داری قرار پائی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں بہت سی رکاوٹیں حاصل ہیں۔ اگر شرح ترقی کی موجودہ رفتار کو دیکھا جائے تو اندازہ ہے کہ ملک میں تمام بچوں کو تعلیم کا حق بہم پہنچانے کے لئے نصف صدی درکار ہوگی۔ آپ باخوبی آگاہ ہیں کہ علمی اور تحقیقی اداروں کا سیاسی اور ریاستی اداروں سے تعلق ایک موثر جمہوری عمل کا بنیادی جزو ہے۔ محققین اپنی تحقیق اور اخذ کردہ نتائج سے ان کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ فیصلہ سازی کے عمل میں ان تکنیکی نکات اور سفارشات کو مد نظر رکھا جائے۔ پاکستان میں تحقیق اور سیاست میں ایسا ربط موجود نہیں اور اس کے نتائج ایسے فیصلوں کی صورت میں سامنے آتے ہیں جو مسائل کا حل کرنے کی بجائے انکو مزید گھمبیر بنا دیتے ہیں۔ انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی تحقیقی ادارہ ہے جو مختلف سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق کرتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے خرچ کی جانے والی رقوم، بجٹ سازی میں تعلیم سے متعلق ترجیحات، وسائل کے استعمال کی شرح، فیصلہ سازی کے عمل میں پائی جانے والی خامیوں اور ان امور سے جڑے دیگر معاملات پر تحقیق و تجزیہ میں مصروف ہے۔ I-SAPS تعلیمی مسائل پر سیاسی وابستگیوں سے بالا ہو کر صرف تکنیکی بنیادوں پر علمی تحقیق کو آگے بڑھا رہا ہے، تاکہ ٹھوس شواہد کی بنیاد پر ان مسائل کا حل تلاش کیا جاسکے۔

تحقیق سے سامنے آنے والے شواہد یہ ظاہر کرتے ہیں کہ خیبر پختونخواہ میں گزشتہ چند سالوں میں تعلیم کے میدان میں جہاں بہت سے کامیاب منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے وہاں کچھ اصلاحات کے بارے میں سوالات بھی اٹھائے گئے۔ خیبر پختونخواہ میں سکولوں کے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ اور اس کے موثر استعمال میں بہتری کا رجحان قابل تعریف ہے، مگر کیا وسائل میں اضافہ اور انکے بہتر استعمال سے بچوں کے سیکھنے کے عمل اور معیار تعلیم میں بھی بہتری آئی ہے یا نہیں ایک قابل غور پہلو ہے۔ اس پس منظر میں اگر ہم خیبر پختونخواہ کی تعلیمی صورت حال کا تجزیہ کریں تو کچھ حوصلہ افزا صورت حال سامنے نہیں آتی۔ 5-16 سال کی عمر کے 2.5 ملین بچے متفرق وجوہات کی بنا پر سکول نہیں جاتے۔ خیبر پختونخواہ میں معیار تعلیم کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار کے اشارے انتہائی نیچے ہیں۔ صوبہ میں سرکاری سکولوں میں یا تو بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے اور جن سکولوں میں سہولتیں موجود ہیں انکی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ جس کی ذمہ داری یقیناً بطور شہری ہم سب پر ہے۔ صوبہ خیبر پختونخواہ میں تعلیم کے بجٹ کا جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ حالیہ سالوں میں تعلیم کے لئے ہر سال بجٹ میں مختص کئے جانے والے وسائل میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا، جو

خیبر پختونخوا حکومت کا ایک خوش آئند قدم ہے۔ مالی سال 15-2014 میں تعلیم کی مد میں 106 بلین روپے رکھے گئے۔ مختص کردہ بجٹ کا 76 فیصد جاریہ (غیر ترقیاتی) بجٹ کے لئے اور 24 فیصد ترقیاتی مقاصد کے لئے رکھا گیا۔ تعلیم کے ذیلی شعبہ جات کی سمت نظر دوڑائیں تو کل تعلیمی بجٹ کا 34 فیصد پرائمری، 52 فیصد سیکنڈری، اور 2 فیصد ہائر ایجوکیشن کے لئے مختص کیا گیا۔ مختص کردہ وسائل کی افادیت کا اندازہ انکے مؤثر استعمال سے ہوتا ہے۔ 14-2013 کے مالی سال میں مختص کردہ وسائل کا کل 84 فیصد استعمال کیا گیا۔ جو کہ قابل تعریف ہے۔

اسی تناظر میں 18 ویں آئینی ترمیم اور خصوصاً آرٹیکل 25-A کی صورت میں خیبر پختونخوا کے لئے جہاں نہ صرف نئے مواقع سامنے آئے ہیں وہاں شعبہ تعلیم کو اب نئے چیلنجوں کا بھی سامنا ہے۔ اس ضمن میں یہ امر اہم ہے کہ ان امور کے لئے درکار قانونی، معاشی اور انتظامی ضروریات پر سیر حاصل مکالمہ کیا جائے۔

I-SAPS نے خیبر پختونخوا میں شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل پر ایک تحقیقی اور مشاورتی سلسلہ کا آغاز کر رکھا ہے۔ I-SAPS کو اس حقیقت کا ادراک ہے کہ تعلیم سے متعلق تحقیق و تجزیہ اسی صورت میں کارآمد ہو سکتی ہیں جب اس کے نتائج کا سیاسی عمل کے ساتھ واضح تال میل ہو۔ اس ضمن میں عوامی نمائندوں اور سیاسی جماعتوں کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل ہے، تاکہ وہ تحقیقی اداروں کے کام سے اخذ ہونے والے نتائج کو نظام کی بہتری کے لئے بروئے کار لاسکیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تعلیمی شعبہ میں مؤثر اصلاحات اسی صورت میں ممکن ہیں جب سیاسی قیادت جو تعلیمی مسائل کی ہیئت اور اہمیت سے آگاہ ہے اس ضمن میں مسمم ارادہ کی حامل ہو۔ اس لئے ان مسائل کو تجربہ کار اور معاملہ فہم سیاسی قیادت کے سامنے رکھنا لازم ہے تاکہ تعلیم ایک اہم سیاسی ایجنڈا کے طور پر سامنے آسکے اور تمام سیاسی جماعتوں کے تعاون سے تعلیمی شعبہ کو درپیش مسائل کے حل کا ایک منفقہ اور مؤثر لائحہ عمل وضع کیا جاسکے۔ اس ضمن میں I-SAPS اور الف-اعلان کے زیر اہتمام صوبائی کل جماعتی کانفرنس برائے تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کل جماعتی مشاورتی اجلاس میں بلوچستان میں بہتر تعلیمی مواقع اور نتائج کے لئے سیاسی جماعتوں کے کردار کے تناظر میں مکالمہ ہو گا تاکہ تمام سیاسی جماعتوں کا بلوچستان میں شعبہ تعلیم کی بہتری کے لئے موقف سامنے آسکے۔

مقاصد:

اس مشاورت کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. خیبر پختونخوا میں شعبہ تعلیم سے متعلق بنیادی مسائل کا مقامی حکومتوں کے قیام کے تناظر میں جائزہ
2. بجٹ 16-2015 کے تناظر میں سیاسی جماعتوں کی تعلیم کے شعبہ کے بارے میں پالیسی اور درپیش مسائل کے حل کی خاطر مجوزہ حکمت عملی پر مکالمہ
3. تمام سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں کو خیبر پختونخوا میں شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل اور ان کے حل کے لیے اپنا اور اپنی جماعت کا موقف پیش کرنے کے لئے فورم مہیا کرنا۔

شرکاء:

اس مشاورت کے شرکاء میں سیاسی جماعتوں کے اہم راہنماؤں کے ساتھ ساتھ، عالمی اور قومی میڈیا کے نمائندے، معروف تجزیہ نگار و کالم نویس، ماہرین تعلیم اور سول سوسائٹی کے چیدہ چیدہ نمائندے شرکت کریں گے۔